© rasailojaraid.com

داعیؑ انقلاب

آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی سرگرمیاں کچھ عقیدوں کو محض نہاں خانۂ دماغ کی زینت بنا دینے تک محدود نہ تھیں بلکہ اِن عقیدوں کو ایک ریاست کی بنیاد بنا دکھانے کا مطالبہ بھی آپؐ سے تھا۔ آپؐ کا منصب نجی زندگی کے لیے چند اخلاقی نصیحتیں کرنے تک محدود نہیں تھا، بلکہ معاملہ ایک نظامِ سیاست وتمدن کو برپا کرنے کا درپیش تھا۔

مطلوب محض ایک دین کو مان لینا اور اس پر کاربند ہو جانا نہیں ہے، بلکہ تقاضا یہاں اَقِیۡمُوۡا الدِّیۡنَ کا ہے۔ مہم درپیش صرف خدا کی کتاب کو پڑھنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی نہیں ہے، بلکہ 'اقامتِ کتاب' کی ہے۔ سوال حدود کو مان لینے اور ان کی پابندی اختیار کر لینے تک کا نہیں، بلکہ 'اقامتِ حدود' کا ہے۔ رُسل وانبیاؑ کا فریضہ لوگوں کو تعلیمِ قسط دینے ہی کا نہیں، بلکہ لِیَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ (لوگ کاربند ہو جائیں نظامِ قسط پر) کی حالت پیدا کر دینا ہے۔

پس رسولوں اور انبیاؑ کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ ایک اجتماعی قوت پیدا کر کے معاشرے کے نظام کی مکمل تبدیلی کے لیے ایک انقلابی تحریک چلائیں۔ خیالات کو خیالات سے، نظریات کو نظریات سے، مقاصد کو مقاصد سے ٹکرا دیں۔ حق اور باطل کے درمیان سوسائٹی نے جو سمجھوتے قائم کرائے ہوں اور غلط اور صحیح کے اجزا میں جو جوڑ لگا دیے ہوں، ان کو توڑ کر اضداد میں کھلا کھلا تصادم پیدا کر دیں۔ خبیث اور طیّب چھٹ کر الگ ہو جائیں، کھوٹے اور کھرے میں علیحدگی ہو جائے، فساد اور صلاح میں منافات عملاً پیدا ہو جائے، یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ (اللہ حق کو باطل سے ٹکرا دیتا ہے) کا سماں سامنے ہو، اور نتیجہ یہ نکلے کہ وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ، یعنی وہی اصول و نظام زمین پر قائم رہ جائے جو انسانیت کے لیے موجبِ فلاح ہو۔ ('نظامِ اسلامی اور اطاعت رسولؐ'، نعیم صدیقی، ترجمان القرآن، جلد ۴۱، عدد ۴-۵، ربیع الثانی، جمادی الاول ۱۳۷۳ھ، جنوری، فروری ۱۹۵۴ء، ص ۱۳۶)

© rasailojaraid.com